دورانِ نماز قطرہ نکلنے کا شک ہوا، تو نماز کا حکم؟

مجیب: مولانا محمد ماجد رضا عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-1821

تاریخ اجراء: 16محرم الحرام1446ھ/23جولائی2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کسی کو دوران نماز اس طرح شک ہوا کہ پیشاب کا قطرہ نکل گیا ہے، لیکن جب وہ اسی وقت نماز توڑ کر دیکھے، تو اسے کسی قسم کی تری نظر نہیں آتی اور جب وہ دوبارہ نماز شروع کرے، تو اسے پھر ایسے ہی محسوس ہو پیشاب کا قطرہ نکل گیا ہے تو اس کے لیے کیا حکم ہوگا کہ نماز توڑ کر دوبارہ چیک کرے یا اپنی نماز جاری رکھے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اگر قطرہ کا یقینی طور پر نکلنا معلوم نہیں ہے مثلاً گیلا ہونا یا نشان دیکھنا وغیرہ تو صرف قطرہ کے وہم سے نہ وضو ٹوٹتا ہے اور نہ اس وجہ سے نماز توڑیں کہ یہ شیطانی وسوسہ ہوتا ہے۔

واضح رہے کہ شیطان نماز میں دھوکہ دینے کے لئے کبھی آگے سے انسان کی شرمگاہ پر تھوک دیتا ہے جس سے قطرہ نکل آنے کا گمان ہوتا ہے، کبھی پچھلے مقام پر پھونکتا ہے یا بال کھینچتا ہے، جس سے یہ خیال ہوتا ہے کہ ریح خارج ہو گئی، اس پر احادیث میں یہ حکم ہوا کہ نماز نہ توڑو جب تک تری یا آواز یا بُو نہ پاؤ یعنی جب تک وضو ٹوٹنے کا یقین نہ ہو جائے اس وقت تک نماز نہ توڑی جائے اور یقین بھی ایسا کہ جس پر قسم کھا سکے کہ ہاں وضو ٹوٹ گیا ہے۔

مصنف عبد الرزاق میں روایت ہے: ”أن النبي صلى الله عليه وسلم جاءه رجل فقال له إنه يخيل إلي إذا كنت أصلي أنه يخرج من إحليلي الشيء أو يخرج مني الريح أفأقطع صلاتي قال لا إنما ذلك من الشيطان يدخل في إحليل أحدكم حتى يخيل إليه أنه يخرج منه الريح فإذا وجد أحدكم ذلك فلا يقطع صلاته حتى يجد بللا أو ريحا أو يسمع صوتا“ یعنی ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ جب میں نماز پڑھ رہا ہوتا ہوں مجھے یہ خیال آتا ہے کہ میرے اگلے مقام سے کوئی چیز نکلی ہے یا میری ریح خارج ہوئی ہے، تو کیا میں اپنی نماز توڑ دوں؟ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں، یہ محض

شیطان کی طرف سے ہوتا ہے وہ اگلے مقام میں داخل ہو جاتا ہے یہاں تک کہ وہ ریح کے نکلنے کا خیال ڈالتا ہے، تو جب تم میں سے کوئی یہ چیز پائے، تو اپنی نماز نہ توڑے یہاں تک تری یا بو پالے یا آواز سن لے۔(المصنف لعبد الرزاق، جلد1، حدیث535، صفحہ109، مطبوعہ:بیروت)

فتاوٰی رضویہ میں ہے:"شیطان نماز میں دھوکہ دینے کے لئے کبھی انسان کی شرمگاہ پر آگے سے تھوک دیتا ہے کہ اسے قطرہ آنے کا گمان ہوتا ہے کبھی پیچھے پھونکتا یا بال کھینچتا ہے کہ ریح ہونے کا خیال گزرتا ہے اس پر حکم ہوا کہ نماز سے نہ پھرو جب تک تری یا آواز یا بُو نہ پاؤ جب تک وقوعِ حدث پر یقین نہ ہولے۔ ہمارے امام اعظم کے شاگرد جلیل سیدنا عبد اللہ بن مبارک فرماتے ہیں: اذا شک فی الحدث فانه لایجب علیه الوضوء حتی یستیقن استیقانا یقدر ان یحلف علیه۔ یعنی یقین ایسا درکار ہے جس پر قسم کھا سکے کہ ضرور حدث ہوا اور جب قسم کھاتے ہچکچائے تو معلوم ہوا کہ معلوم نہیں مشکوک ہے اور شک کا اعتبار نہیں کہ طہارت پر یقین تھا اور یقین شک سے نہیں جاتا۔"(فتاوٰی رضویہ، جلد01، صفحہ1049۔ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

بہار شریعت میں ہے:"ولہان ایک شیطان کا نام ہے جو وُضو میں وسوسہ ڈالتا ہے اس کے وسوسہ سے بچنے کی بہترین تدابیر یہ ہیں:"(1) رجوع الی اللہ (اللہ عزوجل کی بارگاہ کی طرف رجوع کرنا) (2) اَعُوْذُ بِاللّٰهِ (3) وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ و (4) سورہ ناس، (5) اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ (6) هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ، (7) سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْخَلَّاقِ اِنْ یَّشَاْ یُذْهِبْكُمْ وَیَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِیْدٍ لا وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِیْزٍ" پڑھنا کہ وسوسہ جڑ سے کٹ جائے گا اور (8) وسوسہ کا بالکل خیال نہ کرنا بلکہ اس کے خلاف کرنا بھی دافعِ وسوسہ ہے۔"(بہار شریعت، جلد01، صفحہ303، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وسوسوں کے علاج کے لیے مکتبۃ المدینہ کے رسالہ **"وسوسے اور ان کا علاج"** کا نیچے دیے گئے لنک سے مطالعہ فرما لیں۔

https://www.dawateislami.net/bookslibrary/ur/waswasay-aur-in-ka-ilaj

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم